فراق گورکھپوری

(\$1982 - \$1896)



ان کا نام رگھو پتی سہائے ، اور فرآق تخلص تھا۔ شاعری انھیں ورثے میں ملی تھی اوران کے والد منتی گورکھ پرشادعبرت گورکھ پرشادعبرت گورکھ پرشادعبرت گورکھ پرشادعبرت گورکھ پرشادعبرت گورکھ پرشادعبر کے وقت کے شہورشاع سے فرآن بھی بجیپن ہی سے شعر کہنے لگے اور انھوں نے نظم ، غزل ، رُباعی وغیرہ شعری اصناف میں طبع آزمائی کی۔ ان کا شار اردو کے اہم شعر امیں ہوتا ہے۔ 1917ء میں کانگریس میں شامل ہوئے اور قید و بندکی صعوبتیں برداشت کیں۔ الدآباد یونیورسٹی میں آنگریزی کے استاد تھے۔

فراق کا کلام انسانی عظمت اور دردمندی کے احساس سے بھرا ہواہے۔ انھوں نے عشقیہ معاملات کے ساتھ ساتھ ساتھ دندگی کے دیگر مسائل کو بھی موضوع بنایا ہے۔ ان کی زبان میں گھلا وٹ اور مشاملات کے ساتھ ساتھ سے پیش کیا ہے اور بعض نئے مشامین بھی استعال کیے ہیں۔ رباعی میں انھوں نے سنسکرت کے سنگھاررس سے استفادہ کرتے ہوئے معشوق کو ایک نئے اور دکش گھر بلورنگ میں پیش کیا۔

'نغمہ' ساز'، غزلتان'، شعرستان'، شبنمتان'، روحِ کائنات'، گُلِ نغمہ' روپ اور گلبانگ کے نام سے کی شعری مجموعے شائع ہوکر مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔انھوں نے اعلا درجے کی تنقید بھی لکھی۔ ان کی نثری کتابوں میں 'انداز نے اور 'اردو کی عشقیہ شاعری' معروف ہیں۔ فراق گورکھپوری کو گیان پیٹھ ایوارڈ اور دوسرے کئی اہم اعز ازات سے بھی نوازا گیا۔

Г



سر میں سودا بھی نہیں ، دل میں تمنا بھی نہیں لیکن اس ترک محبّت کا بھروسا بھی نہیں ایک مدّت سے تری یاد بھی آئی نہ ہمیں اور ہم بھول گئے ہوں مجھے، ایبا بھی نہیں یوں تو ہنگامے اٹھاتے نہیں دیوانہ عشق مگراے دوست، کچھالیوں کاٹھکا نابھی نہیں دل کی گنتی نہ یکانوں میں، نہ بیکانوں میں کین اُس جلوہ گہہ ناز سے اٹھتا بھی نہیں آج غفلت بھی ان آنکھوں میں ہے پہلے سے سوا آج ہی خاطرِ بیار شکیبا بھی نہیں ہم اُسے منھ سے بُرا تو نہیں کہتے کہ فراق دوست تیرا ہے ، مگر آ دمی اچھا بھی نہیں

لفظومعني

سودا : جنون، ديوانگي

تمنّا : آرزو،خواهش

تركرنا : چيوڙنا

سرمیں سودا بھی نہیں دل میں تمنا بھی نہیں ______ 131

يكانه : اس لفظ ك اصل معنى بين جس كى كوئى نظير نه بو، واحدُ ليكن شاعر نے يہاں

اسے بیگانہ کی ضد کے طور پر استعمال کیا ہے

بيگانه : غير

جلوه گهه : جلوه ، صورت ، یا صورت کی جھلک نظر آنے کی جگه

ناز : ادا

شکیبا: جسے مبر حاصل ہو، جسے مبر آجائے

خاطر : دل

رنجش : ناراضگی

بے جا: نامناسب، بلاوجہ، بےسبب

غورکرنے کی بات

- فرآق کی غزل گوئی منفردآ ہنگ واندازر کھتی ہے۔
- فراق کی غزل میں روایت کا پاس بھی ہے اور جدّت کا اظہار بھی ہے۔
- فراق کے اسلوب میں صفائی اور بے ساختگی ہے جس کی ایک مثال میغزل ہے۔

سوالول کے جواب کھیے

- 1. مطلع میں شاعر نے کس کیفیت کا اظہار کیا ہے؟
 - 2. 'خاطرِ بیار'سے شاعر کی کیا مرادہے؟
- غزل كتيسر شعر ميس محبت كرنے والے كى كس نفسياتى كيفيت كو بيان كيا گياہے؟
 - 4. جلوه گهه نازیآپ کیا سمجھتے ہیں؟

١

عملی کام

- استاد کی مدد سے شعروں کی صحیح قر اُت سیجیے۔
 - عزل کے اشعار خوش خطاکھیے۔
 - ذیل میں دیے گئے اشعار کو کمل کیجیے:

آج ہی خاطرِ بیار شکیبا بھی نہیں

لِ کی گنتی نه یگانوں میں ، نه برگانوں میں